دارالعلوم حقانیہ میں صفِ ماتم بچھ گئی اور 26 جنوری بعد از نماز جمعہ شہداء کو ایصال ثواب پہنچانے کیلئے قرآن خوانی ہوئی اور بعد ازاں بعد ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں اس واقعہ کی پرزور مذمت کی گئی۔ ہم اس المناک اور اندوہناک سانحہ پر جامعہ فاروقیہ کے مہتمم اور وفاق المدارس کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ اور مدرسے کے اساتذہ، طلبا اور مرحومین کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ روایتی غفلت اور تساہل کو چھوڑ کر فی الفور قاتلوں کو گرفتار کریں اور ان کو واقعی سزا دی جائے۔ اگر پہلے علماً کے قاتلوں کو سزا دی گئی ہوتی تو آج یہ المناک منظر سامنے نہ آتا۔ ہم تو یہ سمجھ رہے تھے کہ فوجی حکمران ملک میں امن وامان کی صورتحال پر بھرپور توجہ دیں گے لیکن ان کے دور حکومت میں بھی یہ صورتحال انتہائی ناگفتہ بہ رہی۔ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو یہ ملک کی بقا اور سلامتی کے لئے ایک سنگین خطرہ ہوگا۔

مولانا ضیأ القاسمیؒ، مولانا محمد امین اوکاڑویؒ اور مولانا لقمان علی پوریؒ کے سانحہ ہائے ارتحال

گزشتہ دو ماہ ملک وملت کے لئے نہایت ہی خسارے کا باعث بنے اور خصوصیت کے ساتھ علمی حلقوں اور مسلک دیوبند کی نہایت ہی اہم شخصیات نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ یہ تینوں شخصیات اپنے اپنے شعبوں میں کمال کا درجہ رکھتی تھیں ان حضرات نے اپنی جدوجہد اور شبانہ روز مساعی کے باعث ملک وملت اور دین وشریعت واعلاء کلمة الله کیلئے جو عظیم خدمات انجام دیں، رہتی دنیا تک وہ یاد کی جائیں گی۔ خصوصاً حضرت مولانا ضیاء القاسمی کی جیسی مُسلّمہ اور معتدل شخصیت کا ہم سے بچھڑ جانا ایک قومی المیہ ہے۔ مولانا مرحوم کا حضرت والد صاحب مدظلہ اور راقم کے ساتھ انتہائی مشفقانہ تعلق رہا۔ آپ نے انتقال سے کچھ دیر قبل بھی حضرت مولانا مدظلہ کو فون کیا اور ان سے تفصیلی بات چیت کی اور اقوام متحدہ کی طرف سے افغانستان کا پابندیوں کے خلاف اور اسلامی کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں اپنی تمام خدمات مولانا کو پیش کیں۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ہم مولانا ضیأ القاسمی صاحبؒ، مولانا امین اوکاڑویؒ اور مولانا لقمان علی پوریؒ کے تمام پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور ان کے اعلیٰ درجات کے لئے دعاگو ہیں۔